بائبل کے کتاب خروج میں تصورالٰہ: قرآنِ مجید کی روشنی میں تنقیدی مطالعہ

The concept of God in the book of Exodus: A Critical Study in Quranic Perspective

محمد طیب عثمانی[i] ڈاکٹر سعید الرحمن[ii]

Abstract

Exodus is the second book of the Old Testament. Sometimes, it is also known as the Gospel of Old Testament. This book presents comprehensive details about Prophet Moses (peace be upon him) life and the Exodus (journey) of Hebrew People (Israelites) from Egypt. This theological study aims to critically analyse those contents of the Book of Exodus which are related with beliefs and majorly with the concept, attributes and characteristics of God in the light of Quranic teachings. This concept of God appeared through their worship of the calf and materialistic shapes which was developed through their ingratitude and complaints about Prophet Moses (peace be upon him) during the journey of the exile from Egypt through the wilderness to Mountain Sinai.

Keywords: *Exodus, Gospel, Old Testament, Divinity, Jewish Belief,*

اللہ تعالیٰ نے انسان کی ہدایت کے لیے انبیائے کرامؑ پر کتب نازل فرمائیں۔ سابقہ سماوی کتب میں سے ایک کتاب تورات ہے جو دنیا کے تینوں بڑے مذاہب یہودیت، مسیحیت اور اسلام کے ہاں قابلِ احترام ہے۔ اہلِ اسلام تو اس پر اعتقاد کو لازمہ ایمان گردانتے ہیں۔ قرآن کریم نے تورات کا

---

[i] لیکچرر، شعبہ اسلامیات، گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، منڈی بہاؤالدین

[ii] اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، عبدالولی خان یونیورسٹی، مردان

تذکرہ بڑے احسن اسلوب میں کیا ہے کہ مکی سورتوں میں اس کی صفات فرقان، ضیاء، امام اور رحمۃ بیان کی اور مدنی سورتوں میں اس کے شرعی احکام کا ذکر ہے۔

خروج تورات کے اسفار خمسہ میں سے دوسرا سفر ہے۔ یہ کتاب بنی اسرائیل کی مصر سے رہائی اور شریعت موسوی کے عطا کیے جانے کے حوالے سے نقطۂ عروج کو بیان کرتی ہے۔ یہود و نصریٰ کے ہاں خروج کی کتاب کے واقعات خدا کا اپنے لوگوں پر اپنی ذات کے منکشف کرنے کے سلسلے میں ایک کڑی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اسی کتاب میں اہل کتاب کے بنیادی عقائد واحکام شرعیہ کے بیان کے ساتھ ساتھ خدا نے اپنی ذات کا حقیقی تعارف کروایا ہے۔

بنی اسرائیل کے خداؤں کا تعارف:

سیدنا موسیٰؑ نے بنی اسرائیل کو توحید کی دعوت دی اور اس کا حکم انہیں سفرِ خروج میں بھی مذکور ہے:

"پھر اُس نے کہا کہ میں تیرے باپ کا خدا یعنی ابرہام کا خدا اور اِضحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہوں[1]۔"

بنی اسرائیل نے ایسے خداؤں کی عبادت کی جن کی شکل وصورت انہی ہی کی اختراع تھیں۔ شیخ محمد علی البارئ لکھتے ہیں:

ان بنی اسرائیل موحدون فی الارض، ولکنهم انحرفوا علی فترات من الزمن ، وان منهم اقواما صالحین عبدوا الله فاحسنوا العبادة لله و جاهدوا فی الله حق جهاده،وان تعالیم التوراة ما هی الا تحریفات احبارا یهود التی اضافو ها الی التوراة **الحقیقة** فطمسوا کثیرا من تعالیم الله ، ابدلوها بتعالیمهم[2]

"بے شک بنی اسرائیل زمین پر توحید پرست تھے لیکن وہ مختلف ادوار میں اُس سے منحرف ہوئے۔ ان میں بہت سے نیکوکار لوگ تھے جنہوں نے اللہ کی عبادت کی اور اللہ کی بندگی خوب نبھائی اور جہاد ایسا کیا کہ حق ادا کر دیا۔ (موجودہ) تورات کی تعلیمات یہودی علماء کا جبری اضافہ ہے جو انہوں نے حقیقی تورات میں کیا۔ پس انہوں نے بہت سی باتوں کو اللہ کی تعلیمات قرار دیا اور تورات کو اپنی تعلیمات سے بدل دیا۔"

سفرِ خروج میں مذکور معبودانِ بنی اسرائیل:

1. گوسالہ کی عبادت

بنی اسرائیل نے سیدنا موسیٰؑ کی خداوند سے ملاقات کی عدم موجودگی میں اللہ تعالی کی عبادت سے انحراف کیا اور گوسالہ کی عبادت شروع کردی۔ خروج میں مذکور ہے:

"اور جب لوگوں نے دیکھا کہ موسیٰ نے پہاڑ سے اُترنے میں دیر لگائی تو وہ ہارون کے پاس جمع ہو کر اُس سے کہنے لگے کہ اُٹھ ہمارے لئے دیوتا بنادے جو ہمارے آگے آگے چلے کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ موسیٰ جو ہم کو ملک مصر سے نکال کر لایا' گیا ہو گیا[3]۔"

مذکورہ آیت اس بات کی شاہد ہے کہ اسرائیلیوں نے نہ صرف گوسالہ کی عبادت کی بلکہ اس کی طرف فائدہ کی نسبت بھی کی۔ اسی طرح "مرئی خدا کی عبادت "جو ان کے دلوں میں راسخ ہو گئی تھی، کے لیے مطالبہ موسیٰؑ کی طور پہاڑ سے واپسی سے دیری کی وجہ سے ہوا۔ ولیم میکڈونلڈ لکھتے ہیں:

"جب موسیٰ کو لوگوں کے پاس واپس آنے میں دیر ہو گئی تو انہوں نے ہارون سے کہا وہ انہیں ایک بت بنادے۔ اس نے بڑی عاجزی سے ان کی ہاں میں ہاں ملا کر ان کی سونے کی بالیوں کو بچھڑے کے روپ میں ڈھال دیا اور یہ ایک ایسا عمل تھا جسے واضح طور پر ممنوع قرار دیا گیا تھا[4]۔"

2. کنعانیوں کے خدا بعل[5] کی پرستش:

بعل کا مطلب محبت و جنگ کا خدا ہے[6]۔ اس کے باپ کا نام ایل تھا، جسے وہ رئیس الآلہہ کہتے تھے[7]۔ بعل کی پرستش کرنے کے لیے اس کا بت بنایا گیا۔ لوگ اس کے سامنے جانوروں اور پھلوں کے ہدایا پیش کیا کرتے تھے اور اس کی موت پر سوگ اور یوم پیدائش پر عید منایا کرتے تھے[8]۔ بنی اسرائیل خداوند کے حکم کے مطابق جب مصر سے نکلے تو انہیں اسی بت سے منسوب علاقے کے سامنے ڈیرہ لگانے کا حکم دیا گیا تھا۔ کتاب خروج میں ذکر ہے:

"اور خداوند نے موسیٰ سے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو حکم دے کہ وہ لوٹ کر مجدال اور سمندر کے بیچ فی ہیخروت کے مقابل بعل صفوان کے آگے ڈیرے لگائیں[9]۔"

اس دیوتا سے تعارف بعل صفوان کے سامنے ڈیرے لگانے سے ہوا اور بعد میں اس کی عبادت و بندگی اسرائیلیوں نے کی۔ وہاں دوران قیام اس کنعانی خدا نے اسرائیلوں کو بہت متاثر کیا تھا[10]۔

3. یہوواہ کی عبادت

"یہوواہ" یہودیوں کے نزدیک خداوند تعالیٰ کا پاک ترین نام تھا[11]۔ یہودیوں کا اعتقاد ہے کہ یہ خدا فقط انہی کا ہے۔ یہ اعتقاد کتاب خروج سے ہی ماخوذ ہے:

"پھر خدا نے موسیٰ سے یہ بھی کہا کہ تو اسرائیل سے یوں کہنا کہ خداوند تمہارے باپ دادا کے خدا ابرہام کے خدا اور اضحاق اور یعقوب کے خدا نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے ابد تک میرا یہی نام ہے اور سب نسلوں میں اسی سے میرا ذکر ہوگا[12]۔"

یہود کے ہاں "یہوواہ خدا" کی خدائی چار مراحل پر مشتمل ہے:۔

پہلا مرحلہ

ان کا یہ اعتقاد ہے کہ یہ خدا جنگ کا خدا ہے فقط جو بنی اسرائیل سے محبت کرتا ہے اور بزور بازو بنی اسرائیل کی مدد کرتا ہے۔ کتاب خروج میں آتا ہے:

"خداوند صاحبِ جنگ ہے۔ یہوواہ اس کا نام ہے[13]۔"

اور خدا بنی اسرائیل کی جانب جنگ لڑے گا اور ان کے تمام مخالفین کو تباہ کرنے کا ذمہ دار ہے:۔

"جن مصریوں کو آج دیکھتے ہو ان کو پھر کبھی ابد تک نہ دیکھو گے۔ خداوند تمہاری طرف سے جنگ لڑے گا اور تم خاموش رہو گے[14]۔"

دوسرا مرحلہ

کتابِ خروج کے متعارف خُدا "یہوواہ" کے بارے میں بنی اسرائیل کی فکر میں اس وقت تبدیلی آئی جب آشوریوں، بابلیوں اور فلسطینیوں کے سامنے ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا۔ اُس وقت اُنہوں نے اپنی ہزیمت کا ذمہ دار خود کو ٹھہرانے کی بجائے اس کا ذمہ دار "یہوواہ" کو بنایا اور اِس وجہ سے اُسے چھوڑ کر دیگر علاقائی خداؤں و معبودوں کی عبادت شروع کر کے اپنا تعلق "یہوواہ" سے توڑ دیا، مذکور ہے:

"اور بنی اسرائیل نے خداوند کے آگے بدی کی اور بعلیم کی پرستش کرنے لگے، اور انہوں نے خداوند اپنے باپ دادا کے خدا کو جو انکو ملک مصر سے نکال لایا تھا چھوڑ دیا اور دوسرے معبودوں کی جو انکے چو گرد کی قوموں کے دیوتاؤں میں سے تھے پیروی کرنے اور سجدہ کرنے لگے[15]۔"

تیسرا مرحلہ

عرصہ دراز گزرنے کے بعد بابل اسیری سے واپسی کے موقع پر ان کے اعتقاد میں پھر تبدیلی پیدا ہوئی اور پھر "یہوواہ" منصف اور بنی اسرائیل سے محبت کرنے والا مانے جانے لگا[16]۔ یہ

تبدیلی اُس وقت کے انبیاءؑ کی تبلیغ کی وجہ سے پیدا ہوئی۔اس طرح ایک لمبے عرصے کے بعد یہود اپنے سابقہ عقیدہ یعنی مخصوص و مجسم ،خاص زمانے اور خاص جگہ سے مقید خداوند "یہوواہ "کی جانب واپس آئے[17]۔

چوتھا مرحلہ

بابل کی اسیری کے بعد اسرائیلی زمین کے مختلف خطوں میں بے گھری کی وجہ سے پھیل گئے۔ مختلف فرقوں کے وجود میں آنے کے بعد آپس میں خداوند کے مکان یعنی ہیکل کی جگہ کے بارے میں ایک دوسرے سے سوال کرنے لگے۔ یہاں تک کہ عبرانی وسامری فرقے نے یہوواہ کے مکان کے الگ الگ جگہوں پر ہونے کا عقیدہ اپنا لیا۔ جب وہ اپنے اقوال اور گفتگو "اے ہمارے رب "یا" ہمارا خدا" کے الفاظ بولتے ہیں، تو اس سے اُن کی مراد وہی مخصوص خدائے بنی اسرائیل ہوتا ہے[18]۔

پس یہود اپنے فرقوں کی بنیاد پر مبنی اعتقاد کے مطابق خدا کو مخصوص مشرکانہ صورتوں میں پوجتے ہیں۔ حالانکہ موجود تورات خود خدائے واحد کی پرستش پر رغبت دلاتی ہے۔کتاب خروج میں مذکور ہے:

"اور دوسرے معبودوں کا نام تک نہ لینا بلکہ وہ تیرے منہ سے سنائی بھی نہ دے[19]۔"

مذکورہ آیت سے یہ بات اخذ ہوئی کہ موسیٰؑ اور آپ کے بعد آنے والے انبیاء علیہم السلام نے تورات کے حکم کے مطابق بنی اسرائیل کو خدائے واحد کی عبادت کی تعلیم دی۔

کتاب خروج میں موجود الٰہ (خداوند) کے استعمال

اسم خداوند یا خدا مختلف اشخاص کے لیے مستعمل ہے:

1) شرعی قاضی[20]

کتاب خروج میں شرعی قاضی (جو کہ بطور نائب خدا کے احکام کی تنفیذ کرتا ہے) کے لیے بھی لفظِ خدا کا استعمال کیا گیا ہے، مذکور ہے:۔

"اگر وہ غلام صاف کہہ دے کہ میں اپنے آقا سے اور اپنی بیوی اور بچوں سے محبت رکھتا ہوں۔ میں آزاد ہو کر نہیں جاؤں گا۔ تو اس کا آقا اسے خدا کے پاس لے جائے[21]۔"

مذکورہ عبارت "تو اس کا آقا اسے خدا کے پاس لے جائے" میں خدا سے مراد مسیحی مفسرین کے نزدیک شرعی قاضی ہے[22]۔

2) فرشتہ[23]

خُداوند یا خُدا کا لفظ فرشتہ کے لیے بھی بولا گیا ہے، کتاب خروج میں مذکور ہے:

"اور خداوند ان کو دن کو راستہ دکھانے کے لیے بادل کے ستون میں اور رات کو روشنی دینے کے لیے آگ کے ستون میں ہو کر ان کے آگے آگے چلا کرتا تھا کہ وہ دن اور رات دونوں میں چل سکیں[24]۔"

مذکورہ عبارت میں "خداوند ان کو راستہ دکھانے کے لیے بادل کے ستون میں "خداوند کا ستون میں آنے سے مراد فرشتے کا بادل کے ستون میں آنا ہے۔ اس کی تائید اسی کتاب کی ایک دوسری آیت سے ہوتی ہے، ذکر ہے:

"اور خدا کا فرشتہ جو اسرائیلی لشکر کے آگے آگے چلا کرتا تھا جا کر ان کے پیچھے ہو گیا اور بادل وہ ستون ان کے سامنے سے ہٹ کر ان کے پیچھے جا ٹھہرا[25]۔"

3) سیدنا موسیٰ علیہ السلام

کتاب خروج میں خُدا کا لفظ سیدنا موسیٰؑ علیہ السلام کے لیے بھی استعمال ہوا ہے، مذکور ہے:

"پھر خداوند نے موسیٰ سے کہا دیکھ میں نے تجھے فرعون کے لیے گویا خدا ٹھہرایا اور تیرا بھائی ہارون تیرا پیغمبر ہوگا[26]۔"

لفظِ خُداوند کے مذکورہ تمام اطلاقات سے ظاہر ہوا کہ کتاب خروج کی آیات میں خداوند کی ذات سے کئی لوگ مراد ہیں۔

کتاب خروج میں موجود اسمائے خداوند

خداوند کے مختلف نام مثلاً ایل، یہوواہ، ایلوھیم، ادونائی، اور شدّای ذکر ہوئے ہیں مگر ذیل میں فقط انہی ناموں کا تذکرہ کیا جا رہا ہے جو صرف کتاب خروج میں آئے ہیں:

1) یہوواہ

یہودیوں کے نزدیک یہ خداوند تعالیٰ کا پاک ترین نام تھا[27]۔ قاموس الکتاب کے مطابق یہ خدا کا ایک نام ہے۔ جس کے معنی حیات دینے والا ہے[28]۔ یہ نام اتنا پاک تھا کہ بے فائدہ زبان پر لانے

کو گناہ سمجھا جاتا تھا[29]۔ یہ نام پروٹسٹنٹ بائبل میں چار مرتبہ اور کیتھولک بائبل میں ایک مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ باقی جگہوں پر اردو میں لفظ، خُداوند یا خدا کا استعمال کیا گیا ہے[30]۔

2) یہوواہ نسی

کتاب خروج کے مطابق موسیٰؑ نے ایک قربان گاہ بنائی جس کا نام یہوواہ نسی رکھا۔ مذکور ہے:

"اور موسیٰ نے ایک قربان گاہ بنائی اور اس کا نام یہوواہ نسی رکھا[31]۔"

یہ خداوند کا نام ہے۔ مسیحی مفسر ولیم میکڈونلڈر قم طراز ہیں:

"خداوند میرا جھنڈا ہے (عبرانی۔ یہوواہ نسی) یہوواہ کا ایک مرکب نام ہے[32]۔"

3) غیور

کتابِ خروج میں خداوند کا نام "خدائے غیور" بھی آیا ہے:

"کیونکہ میں خداوند تیرا غیور خدا ہوں[33]۔"

قاموس الکتاب میں مذکور ہے:

"یہ نام خدا دس احکام میں ظاہر کرتا ہے[34]۔"

4) یہوواہ مقدشکم

یہ نام دراصل عبرانی تورات کی کتاب خروج میں ہے جس کا اردو بائبل میں ترجمہ "خداوند تمہارا پاک کرنے والا ہے" کیا گیا ہے، کتاب خروج میں ہے:

"تاکہ تم جانو کہ میں خداوند تمہارا پاک کرنے والا ہوں[35]۔"

اس نام کے بارے میں مسیحی فاضل ایس ایف خیر اللہ لکھتے ہیں:

"خدا موسیٰ کو سبت کے احترام کی تلقین کرتے ہوئے اس پر اپنا یہ نام ظاہر کرتا ہے[36]۔"

5) شیدائی

شیدائی کا معنی "خدائے قادر" ہے، قاموس الکتاب کے مطابق:

"شیدائی کا مادہ "شاد" ہے اور اس کے دو معنی ہیں پہلے معنی زور اور طاقت کے ہیں۔ اکثر مترجمین نے ان معنوں کو سامنے رکھتے ہوئے اس کا ترجمہ خدائے قادر، قادر مطلق وغیرہ کیا[37]۔"

کتاب خروج میں خداوند نے اپنے آپ کو خدائے قادر مطلق فرمایا ہے:

"اور اس میں ابراہام، اضحاق اور یعقوب کو خدائے قادر مطلق کے طور پر دکھائی دیا[38]۔"

اسی معنوی نسبت سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ خداوند کا ایک نام "شیدائی" ہے۔

6) خدائے مطلق

کتاب خروج نے خداوند کے نام "خدائے قادر مطلق" بھی ذکر کیا ہے۔ فرمان ہے:

"اور میں ابرہام، اضحاق اور یعقوب کو خدائے قادر مطلق کے طور پر دکھائی دیا[39]۔"

7) ادونائی

یہوواہ نام زبان پر لانا خلاف ورزی سمجھی جاتی تھی، اسی لیے اس خلاف ورزی سے بچنے کے لیے لفظِ یہوواہ کی جگہ ادونائی پڑھا جانے لگا۔ ایف ایس خیر اللہ رقم طراز ہیں:

"تقریباً ۳۰۰ ق م سے خداوند کے نام کو بے فائدہ لینے سے بچنے کے لیے جہاں بھی کلام مقدس میں لفظِ یہوواہ آیا وہاں اس کی جگہ لفظ ادونائی یعنی "میرے خداوند" پڑھا جانے لگا[40]۔"

تو اسی نسبت سے یہ کہنا صحیح ہے کہ کتاب خروج کے مطابق خُدا کا ایک نام "ادونائی" بھی ہے۔

کتاب خروج کی روشنی میں خداوند کی صفات

اسرائیلیوں میں مصری عادات پختہ ہو چکی تھیں اسی لیے وہ چاہتے تھے کہ ہمارا خدا وہ ہو جو مرئی صورت میں ہو۔ اسی لیے تورات میں اور اس کی صفات کا تعارف ایسی صفات کی متحمل ذات کی طرح کروایا کہ جس سے ایک مومن شریف الطبع نفس بھی کانپ اٹھتا ہے۔

1) بادل اور تاریکی میں خداوند کا نازل ہونا

خداوند مجسم صورت میں تاریکی میں موجود تھا اور وہاں موسیٰؑ ملاقات کے لیے گئے۔ مذکور ہے:

"اور لوگ دور ہی کھڑے رہے اور موسیٰؑ اس گہری تاریکی کے نزدیک گیا جہاں خدا تھا[41]۔"

کتاب خروج ہمیں یہ بھی بتاتی ہے کہ خداوند بنی اسرائیل کے سامنے سحاب کی شکل میں ہوا کرتا تھا۔ جیسا کہ مذکور ہے:

"اور جب ہارون بنی اسرائیل کی جماعت سے یہ باتیں کہہ رہا تھا تو انہوں نے بیابان کی طرف نظر کی اور ان کو خداوند کا جلال بادل میں دکھائی دیا[42]۔"

مسیحی مفسرین کے ہاں یہ نظریہ عام ہے کہ خداوند بادل، فرشتے یا انسان میں سے کسی ایک شکل میں ظاہر ہو سکتا ہے[43]۔ تورات کی کتابِ خروج کی مذکورہ تمام آیتیں اس بات کی شاہد ہیں کہ بنی اسرائیل بمع موسیٰ وہارونؑ تجسیم خداوندی کے قائل اور اس پر ایمان لانے والے تھے۔

2) **خداوند اپنے لوگوں کے ساتھ رہنے کے لیے اترتا ہے:**

کتابِ خروج کے مطابق بنی اسرائیل کو خداوندِ بنی اسرائیل نے حکم دیا کہ وہ اس کی سکونت کے لیے مسکن بنائیں، جہاں وہ آکر سکونت اختیار کرے گا، مذکور ہے:

"اور وہ میرے لیے ایک مقدس مسکن بنائیں تاکہ میں ان کے درمیاں سکونت کروں۔ اور مسکن اور اس کے سارے سامان کا جو نمونہ میں تجھے دکھاؤں ٹھیک اسی کے مطابق تم اسے بنانا[44]۔"

پس اس حکم کے نتیجے میں بنی اسرائیل نے خداوندی مسکن کے تمام عجیب غریب اشیاء بعینہ ویسے بنائیں تاکہ خدا ان کے ساتھ چلے۔ جب مسکن کھڑا کر دیا گیا تو پھر خداوند کا ابر اس پر چھایا رہتا ہے، جب بادل چلتا تو یہ سفر کرتے وگرنہ نہیں[45]۔

3) **خداوند کا تھکنا اور آرام کرنا**

یہود اور ان کی کتب کو ماننے والے مسیحیوں نے اپنے خداوند کو ایسی صفات سے موصوف کیا کہ خدا اپنے کاموں کو کر کے تھکتا بھی ہے اور آرام بھی کرتا ہے، جیسا کہ چھ دنوں میں ارض وسماوات کی تخلیق سے تھکاوٹ ہوئی اور ساتویں دن آرام کیا، مذکور ہے:

"کیونکہ خداوند نے چھ دن میں آسمان اور زمیں اور سمندر اور جو کچھ ان میں ہے وہ سب بنایا اور ساتویں دن آرام کیا[46]۔"

4) **خداوند صاحب جنگ ہے**

یہود نے اپنے خدا کی ایسی توصیف کی ہے کہ وہ غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو نہیں رکھ سکتا ہے اور وہ شدید انتقام لینے والا ہے کتاب خروج میں ذکر ہے:

"خداوند صاحب جنگ ہے[47]۔"

5) **خدا خون کا پیاسا ہے**

یہود کا خدا خون کا ایسا پیاسا ہے کہ سیدنا موسیٰؑ کو بھی ایک موقع پر ہلاک کرنے کی کوشش کی۔

تفسیر الکتاب میں مذکور ہے:

"صفورہ کی مخالفت کی بناء پر وہ اپنے بیٹے (جیر سوم یا الیعزر) کا ختنہ نہ کر سکا۔ جب خدا نے موسیٰ کو شدید بیماری سے مار ڈالنے کی دھمکی دی، تو صفورہ نے غصے سے اپنے بیٹے کا ختنہ کیا اور اپنے خاوند کی جان بچالی۔ اس نے اسے "خونی دلھا" کہا[48]۔"

6) خداوند ظالم ہے

خدا ظالم ہے کہ وہ آباء واجداد کے گناہوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے بیٹیوں کو سخت سزا دیتا ہے۔ خروج میں مذکور ہے:

"لیکن وہ مجرم کو ہرگز بری نہیں کرے گا بلکہ باپ دادا کے گناہ کی سزا ان کے بیٹوں اور پوتوں کو تیسری اور چوتھی پشت تک دیتا ہے[49]۔"

7) خداوند کا قربانی کے دھوئیں سے لطف انداز ہونا

تورات کے معتقدین یہود و نصاری کے خدا کو دھوئیں سے سرور حاصل ہوتا ہے۔ اسی لیے اپنے آگے راحت انگیز خوشبو پیدا کرنے کو کہا:

"پھر ان کو ان کے ہاتھوں سے لے کر قربان گاہ پر سوختنی قربانی کے اوپر جلا دینا تاکہ وہ خداوند کے آگے راحت انگیز خوشبو ہو۔ یہ خداوند کے آتش قربانی ہے[50]۔"

8) خدا نادم ہوتا ہے

عربی بائبل کی کتاب خروج میں مذکور ہے کہ بنی اسرائیل کی وجہ سے خدا کو ان پر غصہ آیا اور سزا کا ارادہ کیا تو سیدنا موسیٰؑ کی منت کرنے سے خدا نے سزا کو موقوف کیا اور ارادۂ سزا پر ندامت کا اظہار کیا ہے۔ عربی بائبل کے الفاظ یوں ہیں:

واندم على الشر بشعبك [51]

"اور وہ (خداوند) اپنے قبیلے کے ساتھ کی گئی برائی پر نادم ہوا۔"

9) خدا بدسلوکی کرتا ہے

کیتھولک بائبل کی کتاب خروج میں مذکور ہے:

"سو خداوند اس بدسلوکی سے جو اس نے کہا کہ میں اپنی قوم سے کروں گا۔ رک گیا[52]۔"

10) خدا لوگوں سے برائی کرتا ہے

"تب خداوند نے اس برائی کے خیال کو چھوڑ دیا جو اس نے کہا تھا کہ اپنے لوگوں سے کرے گا[53]۔"

11) خداوند کا علم محدود ہے

کتاب خروج کے مطابق خداوند نے اسرائیلیوں کے گھروں پر خونی نشان لگانے کا حکم دیا تاکہ وہ نشان نہ ہونے کی بنا پر مصریوں کو سزا دے سکے، مذکور ہے:

"اور جن گھروں میں تم ہو ان پر وہ خون تمہاری طرف سے نشان ٹھہرے گا اور میں اس خون کو دیکھ کر تم کو چھوڑتا جاؤں گا اور جب مصریوں کو ماروں گا تو وبا تمہارے پاس پھٹکنے کی بھی نہیں کہ تم کو ہلاک کرے[54]۔"

مذکورہ نصوص اس بات کی نشان دہی کر رہی ہیں کہ خداوند کو مصریوں اور اسرائیلیوں کے گھروں کا علم ہی نہیں تھا۔

12) خدا کا بھولنا

کتاب خروج نے اس عارضے کے ساتھ خدا کو متصف کر دیا:

"اور خدا نے ان کا کراہنا سنا اور خدا نے اپنے عہد کو جو ابرہام اور اضحاق اور یعقوب کے ساتھ تھا یاد کیا[55]۔"

13) خدا چہرے، ہاتھ اور پاؤں والا ہے

خدا کے چہرے کے بارے میں خروج میں مذکور ہے:

"اور یہ بھی کہا کہ تو میرا چہرہ نہیں دیکھ سکتا[56]۔"

ہاتھ اور پاؤں کے بارے خروج میں ہے:

"تب موسیٰ اور ہارون اور ندب اور ابیہو اور بنی اسرائیل بستر بزرگ اوپر گئے۔ اور انہوں نے اسرائیل کے خدا کو دیکھا اور اس کے پاؤں کے نیچے نیلم کے پتھر کا چبوترا سا تھا جو آسمان کی مانند شفاف تھا۔ اور اس نے بنی اسرائیل کے شرفا پر اپنا ہاتھ نہ بڑھایا[57]۔"

14) خدا دکھائی دیتا ہے

کتاب خروج کے مطابق خداوند ایسی ذات ہے جو لوگوں کو دکھائی دیتا ہے:

"تب موسیٰ اور ہارون اور ندب اور ابیہو اور بنی اسرائیل کے ستر بزرگ اوپر گئے اور انہوں نے اسرائیل کے خدا کو دیکھا[58]۔"

کتابِ خروج کا تصورِ خدا اور قرآنِ حکیم کا محاکمہ

کتابِ خروج کے اسماء خداوند اور قرآنی محاکمہ

تورات کی کتاب خروج نے یہود کے خدا کا اطلاق مختلف معانی کے لیے کیا ہے۔ ان تمام معانی کا ذاتِ وحدہ لاشریک لہ سے ذرہ بھر بھی میل نہیں ہے۔ قرآن حکیم نے ذاتِ باری تعالی کے اطلاق کے بارے میں واضح اور غیر متغیر موقف اختیار کیا ہے، ارشاد خداوند قدوس ہے:۔

قل هُوَ اللّٰهُ اَحَد[59]

"آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک (ہی) ہے۔"

دوسرے مقام پر ارشاد ہے:

لَيْسَ كَمِثْلِه شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ[60]

"اس جیسی کوئی چیز نہیں اور وہ دیکھتا اور سنتا ہے۔"

تیسرے مقام پر اللہ تعالی نے واضح طور پر فرمادیا کہ بنی اسرائیل سے عہد صرف اللہ رب العزت کی عبادت کرنے کا تھا وہ خدا ایک ہی تھا نہ کہ مختلف اشکال والا، ارشادِ باری عزّ وجلّ ہے:۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْ اِسْرَاءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ[61]

"اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا۔"

باقی رہا کہ کتابِ خروج میں مذکور اسمائے خداوندی تو قرآن حکیم نے اسماءِ عزّ وجلّ کے بارے میں صاف اور واضح فرمادیا ہے:

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَاوَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَا ىِٕه سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ[62]

"اور اللہ کے سب نام اچھے ہی ہیں تو اس کو اس کے ناموں سے پکارکرو۔ اور جو لوگ اس کے ناموں میں کجی (اختیار) کرتے ہیں ان کو چھوڑ دو۔ وہ جو کچھ کر رہے ہیں عنقریب اس کی سزا پائیں گے۔"

کتاب خروج کے اسماءِ باری تعالیٰ ایسے واضح مظاہر ہیں جن میں ذاتِ خدا میں نقص وعیب کا شبہ ہوتا ہے حالانکہ اللہ تعالی کی ذات تمام نقائص وعیوب سے مبراء ہے۔ مذکورہ بالا آیت سے واضح ہوگیا کہ جو لوگ اُس ذات کے ناموں میں کج روی اختیار کریں، اُنہیں اِس عملِ بد کا مکمل جزاء دی جائے گی۔

کتاب خروج میں مذکور صفاتِ خداوندی اور قرآنی محاکمہ

سیدنا موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ کی ودیعت کردہ رسالت کو کامل طور پر بنی اسرائیل تک پہنچایا۔ ایسی رسالت جس کا عطا کرنے والا ایسا خداوند ہے جو تجسیم و تشبیہ اور من جملہ نقائص و عیوب سے پاک ہے۔ مگر یہود کی طبعی فطرت، رذائلِ اخلاق اور غیر اقوام سے جلد متاثر ہونے کی خصلت نے حقیقی خداوند کو ایسی صفات مجسم و مصور میں متعارف کروایا جو کہ کلیتاً اُس وحدہ لاشریک ذات کے شایان شان نہیں۔ خروج میں ذکر کردہ صفاتِ خداوندی کا ذیل میں قرآن حکیم کی روشنی میں محاکمہ پیش ہے۔

1- تورات کی روشنی میں بوقتِ خروج خداوند ساتھ ساتھ چلتا رہا کبھی روشنی کا ستون بن کر اور کبھی بادل بن کر تا کہ وہ بنی اسرائیل کی مدد کرے۔ قرآن حکیم نے مددِ خداوندی کو بوقتِ خروجِ مصر کے بارے میں یوں ذکر کیا:

فَلَمَّا تَرَاءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰي اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ قَالَ كَلَّا اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ[63]

"جب دونوں جماعتیں آمنے سامنے ہوئیں تو موسیٰ کے ساتھی کہنے لگے کہ ہم تو پکڑ لئے گئے۔ (موسیٰ نے) کہاہر گز نہیں میرا پروردگار میرے ساتھ ہے وہ مجھے راستہ بتائے گا۔"

فرمانِ الٰہی "معی ربی" کی تفسیر میں امام شوکانی ؒ کی رائے یہ ہے کہ وہ میرا رب مدد اور ہدایت ورہنمائی کے لیے میرے ساتھ ہے۔ وہی میری نجات کی راہ نکالے گا اور رہنمائی کی وضاحت فرمائے گا۔ یہ مدد عصا پانی پر مارنے اور خشک راستے سے بنی اسرائیل کی نجات کی صورت میں تھی[64]۔

2- خداوند تعالیٰ وحدہ لاشریک کے بارے میں تورات کا یہ کہنا ہے کہ اپنے خاندان کے ساتھ رہنے کے لیے اُس نے اُنہیں مقدس بنانے کا حکم دیا۔ یہ بات کلیتاً اسلام کی بنیادی کتاب "قرآن حکیم" میں موجود صفات سے متعارض ہے۔ یہ صفت خداوند کو انسانی جسم کی طرح محل و مکان میں موجودگی کو ظاہر کرتی ہے۔ اُس کا خاندان ہے ہی نہیں اگر کوئی رشتہ داری ہے تو پھر انہیں عذاب کیوں دیتا ہے، ارشادِ باری ہے:

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّاؤُه قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ[65]

"اور یہود اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم خدا کے بیٹے ہیں اور اس کے پیارے ہیں۔ کہو کہ پھر وہ تمہاری بداعمالیوں کے سبب تمہیں عذاب کیوں دیتا ہے؟"

بنی اسرائیل اُس کا خاندان نہیں بلکہ اللہ ربّ العزت کی مخلوق ہیں:

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُه قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ[66]

"اور یہود اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم خدا کے بیٹے ہیں اور اس کے پیارے ہیں۔ کہو کہ پھر وہ تمہاری بداعمالیوں کے سبب تمہیں عذاب کیوں دیتا ہے؟(نہیں) بلکہ تم اس کی مخلوقات میں (دوسروں کی طرح کے) انسان ہو۔"

3- خداوند کا کام کر کے تھکنا اور پھر آرام کرنا درحقیقت ذات خداوند کی شان میں کمی کرنے کے مترادف ہے کیونکہ یہ بشری صفات ہیں اور انسان ہی ان کا محتاج ہوتا ہے جب کہ قرآن حکیم تو ثابت کرتا ہے کہ خداوند کو آسمان و زمین کی پیدائش نے تھکایا ہی نہیں، ارشاد باری تعالی ہے:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ[67]

"اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو (مخلوقات) ان میں ہے سب کو چھ دن میں بنا دیا اور ہم کو ذرا بھی تکان نہیں ہوا۔"

"لغوب" کا معنی ہے "تھکانا" اور یہ صفات بشریہ میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے۔ تفسیر قرطبیؒ میں اس کے شانِ نزول کے بارے میں ہے کہ یہ آیت یہود کے زعم باطل کہ خداوند نے سبت کے دن تخلیق سماء وارض کی تھکاوٹ کی وجہ سے آرام کیا ہے' کی تردید میں نازل ہوئی ہے[68]۔

4- خداوند کا صاحبِ جنگ بہت معیوب چیز ہے کیونکہ خدا کا تعلق تمام مخلوق سے کٹا ہوا جب کہ مخصوص لوگوں سے جڑا ہوا معلوم ہوتا ہے جب کہ قرآن حکیم میں واضح ارشاد ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ[69]

"اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں۔"

اس آیت نے وضاحت کے ساتھ فیصلہ کر دیا کہ خدا کا تعلق تمام انسانوں کے ساتھ ہے اور خدا کی ذات کسی انسانی گروہ کی فقط مدد کرنے اور اُن کی جنگ لڑنے کے لیے نہیں بلکہ انسانیت کے لیے رحیم ہے۔ اُس نے تو تسمیہ میں ہی اپنی صفتِ رحم کو مکرر فرمایا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ[70]

"شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔"

بے گناہ لوگوں کے قتل کی نسبت اور ہر وقت جنگی جنون پر سوار رہنے والی ذات کوئی سلیم الفطرت شخص نہیں ہو سکتا تو پھر خدا کیسے ہو سکتا ہے۔

6/5-خداوند کسی کے خون کے پیاسے کیسے ہو سکتے ہیں؟ یہ ظلم ہے اور اللہ اپنے ظالم ہونے کے رد میں فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ[71]

"اللہ تو لوگوں پر کچھ ظلم نہیں کرتا لیکن لوگ ہی اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں۔"

7-قرآن حکیم اس بات کی نفی کرتی ہے کہ قربانی کا فائدہ خداوند کو ہوتا ہے۔قرآنی آیت تو اس بات کی شاہد ہے کہ قربانی کا فائدہ بندے کو ہوتا ہے نہ کہ خدا کو، ارشاد ربانی ہے:

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰي مِنْكُمْ[72]

"اللہ تک نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ خون بلکہ اس تک تمہاری پرہیزگاری پہنچتی ہے۔"

8-خدا کا نادم ہونا بہت معیوب صفت ہے۔اس عقیدے کی نقد میں امام ابن حزمؒ فرماتے ہیں:

فی هذا الفصل عجائب :احدهما اخباره بان الله تعالی لم یتم ما اراد انزاله من المکروه بهم وکیف یجوز ان یرید الله عزوجل اهلاک قوم قد تقدم وعده لهم بامور لم یتمها لهم بعد وحاشا لله من ان یرید الله خلاف وعده فیرید الکذب، وثانیهما:نسبتهم البدء الی عزوجل وحاشا لله من ذلک فهی من صفات من یهم بالشی ثم یبدوله غیره وهذه صفة المخلوقین لا صفة من لم یزل ولا یخفی علیه شئی[73]

"اس فصل میں بہت سے عجائب ہیں۔ان میں ے سے پہلی عجیب بات اس ذات کے بارے میں ایسی خبریں کہ اللہ ان کی ناپسندیدہ چیزوں کو اُتار دور کرنے کا ارادہ کرے اور پورا نہ کرے۔یہ کیسے جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ پہلے کسی قوم کو تباہ کرنے کا ارداہ کرے اور پھر وعدے کو پورا نہ کرے۔اللہ اس بات سے پاک ہے کہ وہ اپنے وعدے کی خلاف ورزی کرے ایسے تو وہ جھوٹ چاہتا ہے۔دوسری عجیب بات یہ ہے کہ انہوں نے اللہ کی طرف بداء کی نسبت کی ہے۔اللہ اس سے منزہ ہے۔یہ ان کی صفات میں سے ہے جو ارادہ تو کسی کام کا

کریں اور اظہار عمل کچھ اور ہو۔ یہ صفت مخلوقات کی ہے نہ کہ ایسی ذات کی جو ہمیشہ سے ہے اور کوئی شے اس سے مخفی نہیں۔"

9- تورات کی کتابِ خروج کا خدا کے بارے میں یہ عقیدہ قائم کرنا کہ وہ محدود العلم ہے۔یہ در حقیقت خداوند تعالیٰ کی تحقیر ہے۔اللہ نے اپنے علم کی وسعت کے بارے میں فرمایا :

عٰلِمِ الْغَيْبِ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَا اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ[74]

"(وہ پروردگار) غیب کا جاننے والا (ہے) ذرہ بھر چیز بھی اس سے پوشیدہ نہیں (نہ) آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور کوئی چیز ذرے سے چھوٹی یا بڑی ایسی نہیں مگر کتاب روشن (لکھی ہوئی) ہے۔"

10-تورات کا خداوندِ قدوس کی طرف نسیان کی نسبت کرنے کی نفی قرآن حکیم نے یوں فرمائی:۔

قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى[75]

"کہا کہ ان کا علم میرے پروردگار کو ہے (جو) کتاب میں (لکھا ہوا ہے) میرا پروردگار نہ چوکتا ہے اور نہ بھولتا ہے۔"

11-وجود خدا تعالیٰ کو انسانی ہاتھ پاؤں اور چہرے جیسے اعضاء سے تشبیہ دینا اللہ کی ذات پر ظلم کرنے کے مترادف ہے کیونکہ وہ ان اعضاء سے پاک ہے، ارشادِ الٰہی ہے:

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ[76]

"اس جیسی کوئی چیز نہیں۔"

12- رؤیت باری تعالیٰ کے بارے میں قرآن حکیم صریح موقف رکھتا ہے کہ کوئی دیکھ سکتا ہی نہیں ، ارشاد ہے:

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ[77]

"(وہ ایسا ہے کہ) نگاہیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں اور وہ نگاہوں کا ادراک کر سکتا ہے۔"

قرآن مجید میں اِس بات کی بھی نفی موجود ہے کہ موسیٰؑ نے باری تعالیٰ کو دیکھا ہے، ارشاد ہے:

وَلَمَّا جَاءَ مُوْسٰي لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَه رَبُّه قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ اَنْظُرْ اِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَه فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّه لِلْجَبَلِ جَعَلَه دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰي صَعِقًا فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ[78]

"اور جب موسیٰ ہمارے مقرر کئے ہوئے وقت پر (کوہ طور پر) پہنچے اور ان کے پروردگار نے ان کے کلام کیا تو کہنے لگے کہ اے پروردگار مجھے (جلوہ) دکھا کہ میں تیرا دیدار (بھی) دیکھوں۔ (پروردگار نے) فرمایا کہ تم مجھے ہر گز نہ دیکھ سکو گے ہاں پہاڑ کی طرف دیکھتے رہو اگر یہ اپنی جگہ قائم رہا تو تم مجھ کو دیکھ سکو گے۔ جب ان کا پروردگار پہاڑ پر نمودار ہوا تو (تجلی انور ربانی نے) اس کو ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ بے ہوش ہو کر پڑے جب ہوش میں آئے تو کہنے لگے کہ تیری ذات پاک ہے اور میں تیرے حضور میں توبہ کرتا ہوں اور جو ایمان لانیوالے ہیں ان میں سب سے اول ہوں۔"

قرآن مجید اس بات کی بھی وضاحت سے تردید کرتا ہے کہ سیدنا موسیٰؑ کے ساتھ جانے والے لوگوں نے خدا کو دیکھا، ارشاد خداوندی ہے:

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ[79]

"اور جب تم نے (موسیٰ سے) کہا کہ موسیٰ جب تک ہم خدا کو سامنے نہ دیکھ لیں گے تم پر ایمان نہیں لائیں گے تو تم کو بجلی نے آگھیرا اور تم دیکھ رہے تھے۔ پھر موت آجانے کے بعد ہم نے تم کو از سر نو زندہ کر دیا تاکہ احسان مانو۔"

الغرض تورات کی کتاب خروج میں موجود صفات خداوندی کسی طرح سے بھی اللہ تعالی کے لائق نہیں اسی لیے قرآن حکیم میں اللہ جل شانہ جگہ جگہ ان باطل عقائد کی تردید اصولی بنیادوں پر کی ہے تا کہ ان کے باطل ہونے کے بارے میں کوئی شک وشبہ باقی نہ رہے۔

نتائج

کتابِ خروج یہود کے ہاں قانون کی حیثیت رکھتی ہے اور عقائد کا منبع بھی، اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے سیدنا موسیٰؑ کی موجودگی میں کئی مرتبہ شرک کا ارتکاب کیا بلکہ موجود محرف کتاب میں خداوندِ قدوس و متعال کی صفات کو تجسیم و تشبیہ کے ساتھ ساتھ عجز وانکسار سے موسوم کر دیا گیا۔ قرآن حکیم نے اس محرف کتاب کا مصدق و مہیمن ہوتے ہوئے نہ صرف اللہ جل شانہ کا تعارف کروایا بلکہ اس میں مذکور قبیح صفات کا عقلی بنیادیں فراہم کرتے ہوئے رد کیا۔

حواشی وحوالہ جات

1 کتابِ مقدس، خروج، ۳ :۶،، پاکستان بائبل سوسائٹی، لاہور، ۲۰۱۱ء

2 محمد علی البار، اباطیل التوراۃ والعہد القدیم ۱ :۴۱، دار الشامیہ، بیروت، ۱۹۹۰ء
3 کتابِ مقدس، خروج، ۳۲: ۱
4 ولیم میکڈونلڈ، تفسیر الکتاب، مترجم: بشپ سموئیل ڈی چند، ۱: ۷۴، مسیحی اشاعت خانہ، لاہور، ۲۰۱۲ء
5 ایف ایس خیر اللہ، قاموس الکتاب: ۱۵۱، مسیحی اشاعت خانہ، لاہور، ۲۰۱۱ء
6 موسوعۃ الکتاب المقدس: ۲۶۵، دار منہل الحیاۃ، بیروت، ۱۹۹۳ء
7 نفس مصدر
8 ادیب صعب، الادیان الحیہ: نشوؤھا و تطورھا: ۱۲۳، دار النھار، بیروت، ۱۹۹۵ء
9 کتابِ مقدس، خروج، ۱۴: ۱ - ۲
10 قاموس الکتاب، ایف ایس خیر اللہ: ۱۵۱
11 نفسِ مصدر: ۱۱۹۰
12 کتاب مقدس، خروج، ۳: ۱۵
13 نفس مصدر
14 کتاب مقدس، خروج ۱۴: ۱۴
15 کتاب مقدس، قضاۃ، ۱۱: ۳۲، پاکستان بائبل سوسائٹی، لاہور، ۲۰۱۱ء
16 حقوق الانسان فی الادیان السماویۃ، عبد الرزاق وحیم الموحی، ص: ۴۸، دار المناھج الاردن، ۲۰۰۲ء
17 سعد الدین صالح، العقیدہ الیہودیہ واثرہا علی الانسانیہ: ۳۱۱، مکتبۃ الصحابۃ، مصر، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء
18 نفس مصدر
19 کتابِ مقدس، خروج، ۲۳ :۱۳
20 محمد عزت الطحطاوی، النصرانیہ فی المیزان: ۲۷، دار القلم، دمشق، بیروت، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۵ء
21 کتابِ مقدس، خروج، ۲۱: ۵ - ۶
22 النصرانیہ فی المیزان: ۲۷
23 نفس مصدر: ۸۲
24 کتابِ مقدس، خروج، ۱۳: ۲۱
25 نفسِ مصدر ۱۴: ۱۹
26 کتابِ مقدس، خروج ۷: ۱
27 قاموس الکتاب: ۱۱۹۰

28 نفس مصدر

29 کتاب مقدس، خروج،۷: ۲۰

30 قاموس الکتاب: ۱۱۹۰

31 خروج ۱۷: ۱۵

32 تفسیر الکتاب ۱: ۱۳۸

33 کتابِ مقدس، خروج،۵: ۲۰

34 قاموس الکتاب: ۳۶۷

35 کتابِ مقدس، خروج،۳۱: ۱۳

36 قاموس الکتاب: ۳۶۷

37 نفسِ مصدر: ۱۱۹۷

38 کتابِ مقدس، خروج،۳/۶

39 نفس مصدر

40 قاموس الکتاب: ۱۱۹۰

41 رفققی زاہر، قصۃ الادیان ۱۲: ۲۰، دار المطبوعات الدولیۃ، مصر، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء

42 نفسِ مصدر ۱۶ :۱۰

43 تفسیر الکتاب ۱ :۱۵۵

44 کتابِ مقدس، خروج،۲۵: ۸ - ۹

45 نفسِ مصدر، ۴۰ :۳۴ - ۳۸

46 کتابِ مقدس، خروج ،۲۰ :۱۱

47 نفسِ مصدر، ۱۵ :۳

48 تفسیر الکتاب ۱ :۱۲۲

49 نفسِ مصدر ۳۴: ۷

50 نفسِ مصدر ۲۹: ۲۵

51 الکتاب المقدس، خروج، ۳۲/۱۴، دار الکتاب المقدس، شرق الاوسط، ب-ط

52 کلامِ مقدس، خروج ۳۲: ۱۴، سوسائٹی آف سینٹ پال، روما، ۱۹۵۸ء

53 کتابِ مقدس، خروج ۳۲ :۱۴

54 نفس مصدر ۱۲ :۱۳

55 نفس مصدر ۲: ۲۴

56 نفس مصدر ۳۳: ۲۰

57 نفس مصدر ۲۴: ۹ - ۱۱

58 نفسِ مصدر ۲۴: ۹

59 سورۃ الاخلاص ۱۱۲:۲

60 سورۃ الشوریٰ ۴۲:۱۱

61 سورۃ البقرۃ ۲:۸۳

62 سورۃ الاعراف، ۷:۱۸۰

63 سورۃ الشعراء: ۲۶: ۶۲-۶۱

64 محمد بن علی بن محمد الشوکانی، فتح القدیر ۴: ۱۱۸، دار الخیر، بیروت، ۱۴۱۳ھ

65 سورۃ المائدۃ ۵:۱۸

66 سورۃ المائدۃ ۵:۱۸

67 سورۃ ق ۳۸ :۵۰

68 ابو عبداللہ محمد بن احمد القرطبیؒ الانصاری، الجامع الاحکام القرآن ۱۷ :۷، ۴دار الفکر، بیروت، طبع اول ۲۰۰۳ء

69 سورۃ الذاریات ۵۱:۵۶

70 سورۃ الفاتحہ ۱:۱

71 سورۃ یونس ۱۰:۴۴

72 سورۃ الحج ۲۲:۳۷

73 ابن حزم الاندلسی ،الفصل فی الملل والاھواء والنحل ۱ :۱۶۳، دار صادر، بیروت، ب-ط

74 اسورۃ سبا ۳۴:۳

75 سورۃ طہ ۲۰:۵۲

76 سورۃ الشوری ۴۲:۱۱

77 سورۃ الانعام ۶:۱۰۳

78 سورۃ الاعراف ۷:۱۴۳

79 سورۃ البقرۃ، ۲: ۵۵-۵۶